روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 28 ستمبر 2013ء 21 ذیقعد 1434 ہجری 28 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 222

مت غم کرو

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدت گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار
خیر خواہی میں جہاں کی خوں کیا ہم نے جگر
جنگ بھی تھی صلح کی نیت سے اور کیں سے فرار
پاک دل پر بدگمانی ہے یہ شقوت کا نشاں
اب تو آنکھیں بند ہیں دیکھیں گے پھر انجامکار

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑئیے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

دنیا ایک شہر

حضرت مسیح موعود سورۃ التکویر آیت 8 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہ زمانہ اس قسم کا آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے وسائل پیدا کر دیئے ہیں کہ دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور وَاِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی پوری ہوگئی اب سب مذاہب میدان میں نکل آئے ہیں اور یہ ضروری امر ہے کہ ان کا مقابلہ ہو اور ان میں ایک ہی سچا ہوگا اور غالب آئے گا''۔

(الحکم، جلد 6 صفحہ 39 مؤرخہ 31/اکتوبر 1902ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں گرلز کالج میں کمپیوٹر سائنس کے مضامین کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

تعلیمی قابلیت : ایم فل یا ایم ایس کمپیوٹر سائنسز یا ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس اور ڈگری کلاسز کو پڑھانے کا کم ازکم دو سالہ تجربہ۔ تجربہ رکھنے والی خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہشمند خواتین درخواست جمع کرواسکتی ہیں درخواست دینے کے لئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم کے دفتر یا ویب سائٹ سے لئے جاسکتے ہیں۔ نظارت تعلیم میں بذریعہ ای میل بھی کوائف بھجوائے جاسکتے ہیں۔

E-mail:info@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

مرسلہ :نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

حضور انور کے جلسہ سالانہ یو کے 2013ء سے خطابات کے سوالات

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سوالات افتتاحی خطاب

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں فرمایا؟
س: حضرت مسیح موعود نے جلسوں کے انعقاد کا کیا مقصد بیان فرمایا؟
س: سچی خوشحالی اور راحت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں حصول تقویٰ کے متعلق کیا فرمایا؟
س: قرآن شریف کی تعلیم کی علت غائی کو بیان کریں؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں ریاء الناس کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟
س: بدعات اور رسوم کے ضمن میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟
س: تقویٰ سے انسان اللہ تعالیٰ کے کس قدر انعامات کا وارث بنتا ہے؟
س: ایمان پر استقامت اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا بشارت دی ہے؟
س: متقی بننے کے واسطے کن اخلاق رذیلہ کو چھوڑنا اور اس کے بالمقابل کن اخلاق فاضلہ میں ترقی کرنا ضروری ہے؟
س: اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیاء کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے اور ان پر حملہ کرنے والوں کی بابت کیا فرمایا؟
س: خدا تعالیٰ کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانے کا اصل قاعدہ کیا ہے؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی اور یقین کی حاجت کے بارہ میں کیا بیان فرمایا؟
س: حضور انور اپنے خطاب میں ایمان کی کن دو اقسام کی وضاحت فرمائی؟
س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کا کیا مقصد بیان فرمایا؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں انسان کی فطرت میں واقع کس امر کا ذکر فرمایا؟
س: انسان کا پہلا فرض کیا ہے؟
س: حضور انور نے ایمان کی تعریف کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں نجات ملنے کی بابت کیا فرمایا؟
س: دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے کیا معنی ہیں؟
س: دین کے دو حصے بیان کریں؟
س: حقوق العباد کی ادائیگی میں کون سی مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں حقوق العباد کے کون سے دو حصے بیان فرمائے؟
س: حقوق اللہ میں سے سب سے بڑا حق کون سا ہے؟
س: سینہ کس طرح صاف ہوتا ہے؟
س: جماعت احمدیہ برطانیہ کو سو سالہ جوبلی منانے کے ضمن میں کیا فرمایا؟

☆☆☆☆☆

سوالات خطاب لجنہ اماء اللہ

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں ایک احمدی کا کیا لائحہ عمل بیان فرمایا؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کی حکومت کے متعلق کیا بیان فرمایا؟
س: معاشرہ کے تمام فسادات کس طرح ختم ہو سکتے ہیں؟
س: ''عدل'' کے مضمون کو بیان کریں؟
س: حضور انور نے عورتوں اور مردوں کے کن بڑھتے ہوئے مسائل کو بیان کیا؟
س: گھروں میں بدامنی اور گھروں کے ٹوٹنے کی بڑی وجوہات کیا ہیں؟
س: اللہ تعالیٰ نے آپس کے تعلقات میں خاص طور پر کس کا بات حکم دیا ہے؟
س: معاشرہ کے حسن کی بنیاد کس وقت مضبوط ہوتی ہے؟
س: ایک عورت کی کیا ذمہ داری ہے؟
س: ''می ٹائم'' Me Time کی ایک نئی ٹرم کیا ہے؟ اس کی بابت حضور انور نے کیا رہنمائی فرمائی؟
س: بچوں کی بربادی کی کیا وجوہات ہیں؟
س: اگر سخت فیصلہ کرنا پڑے تو فریقین میں سے فیصلہ کا اختیار کس کو ہے؟
س: علیحدگی اور خلع کے معاملات میں کس طرح فیصلہ کرنا چاہئے؟
س: خاندانوں میں کس طرح حسن سلوک کے نمونے نظر آئیں گے؟
س: ایک مومن کس وقت حقیقی مومن کہلاتا ہے؟
س: حضور انور نے فحشاء اور منکر کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟
س: بغی کے معانی کیا ہیں؟
س: نیکی کی اعلیٰ ترین مثال ایتاء ذی القربیٰ کے متعلق بیان کریں؟
س: سلام پھیلانے کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟
س: چغلیاں کرنے کی عادت کے متعلق حضور انور نے اپنے خطاب میں کیا بیان فرمایا؟
س: چھوٹی چھوٹی برائیاں کس طرح بڑی برائیاں بن جاتی ہیں؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں کن دو عہدوں کا ذکر اور ان کے پورا کرنے کے بارہ میں ارشاد فرمایا؟
س: حضور انور نے اپنے خطاب میں عورت کا کیا مقام بیان فرمایا؟

سوالات اختتامی خطاب

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟
س: خطاب کے آغاز میں حضور انور نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟
س: حضرت مسیح موعود کے بیان کردہ (دین حق) کے لغوی اور اصطلاحی معانی بیان کریں؟
س: (دین حق) کا درد رکھنے والے اللہ کے حضور کیا دعا کرتے ہیں؟
س: (دین حق) اور ایمان کے ضمن میں حضور انور نے کیا حوالہ پیش فرمایا؟
س: اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟ اور یہ نشانی احمدیت کے حق میں کس طرح پوری ہوتی ہے؟
س: ایک شخص کے لا الٰہ الا اللّٰہ کہنے کے باوجود ایک صحابی نے اسے قتل کر دیا اس پر آنحضرت ﷺ نے کیا ردعمل ظاہر فرمایا؟
س: برکینا فاسو کے ایک شخص کے قبولیت احمدیت کے واقعہ کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟
س: نائیجر سے ایک دوست کے قبول احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟
س: ایک شہر کے میئر نے جماعت احمدیہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟
س: (دین حق) کا نام و مقام بلند کرنے میں جماعت احمدیہ کے کردار کو حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟
س: جلسہ سالانہ یو کے میں شاملین کی تعداد کتنی تھی؟ نیز کتنے ممالک نے شرکت کی؟

بسلسلہ اردو زبان

تلفظ اور معانی سیکھئے

الفاظ	تَلَفُّظ	معانی
ابتر	اَبْتَر	بہت بُری۔جس کی نسل منقطع ہو جائے
ابتہال	اِبْتِہَال	درد اور الحاح سے دعا کرنا، رجوع قلب، اظہار عجز و نیاز
اَبدال	اَبْدَال	نیک اور صالح اشخاص، بزرگ لوگ
اِبدال	اِبْدَال	ایک چیز کو دوسری چیز سے بدلنا۔تبدیلی، ایک کو ہٹا کر دوسرے کو اس کی جگہ رکھنے کا عمل
اَبر	اَبْر	بادل
ابلغ	اَبْلَغْ	نہایت بلیغ، بلیغ ترین
ابن آدم	اِبْنِ آدَم	انسان
اپنے تئیں	اپنے تَئِیں	اپنے آپ کو
اِتّباع	اِتِّبَاع	پیروی کرنا، پیچھے چلنا
اَتباع	اَتْبَاع	پیروی کرنے والے، تابع کی جمع
اتباع شہوات	اِتِّبَاعِ شَہَوَات	نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا
اتم	اَتَمّ	مکمل، پورا
اتم طور پر	اَتَمّ طَور پر	مکمل اور پورے طور پر
اِتمام حجت	اِتْمَامِ حُجَّت	آخری دلیل، فیصلہ کن بات، سمجھانے کی آخری کوشش
اِجتہادی خطا	اِجْتِہَادِی خَطَا	رائے یا قیاس کی غلطی، غلط فہمی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

1913ء میں وفات پانے والے چند رفقاء حضرت مسیح موعود

کس قدر افسوس کا مقام ہوگا اگر اپنی جماعت کے ان لوگوں کو فراموش کر دیا جاوے جو انتقال کر گئے۔ (حضرت مسیح موعود)

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو قبل از ماموریت ایک بڑی جماعت کی خوش خبری دے دی تھی چنانچہ آپ کے دعویٰ کے بعد لاکھوں سعید روحیں آپ پر ایمان لاکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں اور اپنے عہد بیعت کو عمدگی سے نبھاتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔ ذیل میں آج سے سو سال قبل وفات پانے والی چند بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔

حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب سیالکوٹی

حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب ولد میر فیض صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود اپنی ابتدائی عمر میں جب ملازمت کے سلسلے میں سیالکوٹ میں مقیم ہوئے تو حضور آپ کے مطب کی متصل بیٹھک میں ہی فروکش ہوئے جہاں حضور کی عملی زندگی کو بچشم خود مشاہدہ کیا اور یہی مشاہدہ آپ کی قبول احمدیت کا باعث بنا۔ حضرت بابو برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات بیان کرتے ہیں:

’’...... میں نے حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹ سے دریافت کیا کہ آپ باوجود اتنے مغلوب الغضب ہونے کے جبکہ آپ کی یہ حالت ہے کہ آپ کسی کی بات بھی نہیں سن سکتے تو آپ نے حضرت مسیح موعود کو کیسے مان لیا؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ آپ نے بات تو معقول کی ہے، میں تو کبھی بھی نہ مانتا اگر میں ان کے چال چلن سے پوری طرح واقف نہ ہوتا کیونکہ جبکہ حضرت مرزا صاحب سیالکوٹ میں ملازم تھے اور اس وقت آپ عالم شباب میں تھے تو میں نے اُس وقت آپ کو دیکھا کہ آپ سوائے کچہری کے اوقات کے ہر وقت عبادت میں رہتے تھے اور کوئی ایک آیت قرآن مجید کی سامنے لٹکا لیتے تھے۔ میں اکثر آپ کے پاس آیا جایا کرتا تھا، جب آتا تو کوئی نہ کوئی آیت سامنے لکھ کر لٹکائی ہوتی تھی۔ آخر میں نے ایک دن دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں مختلف اوقات میں مختلف آیات کو لٹکی ہوئی دیکھتا ہوں، ایک وقت میں ایک آیت ہے اور دوسرے وقت میں اس کی جگہ دوسری! یہ کیا تماشا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تجھے اس سے کیا!.... آخر میں نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ اسلام اور آنحضرت ﷺ پر دس ہزار اعتراض ہوا ہے۔ تو میں نے کہا کہ کیا ہوا، آپ کو اس سے کیا غرض؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تو برداشت نہیں کر سکتا۔ تو میں نے کہا پھر آپ کیا کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں وہ آیات جن پر مخالفین نے اعتراضات کیے ہیں اُن میں سے ایک ایک آیت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں، جب تک اس کا جواب نہیں ملتا تب تک اسے نہیں چھوڑتا، جب اُس کا جواب مل جاتا ہے تو دوسری آیت لٹکا دیتا ہوں۔ پس جتنا عرصہ وہ سیالکوٹ میں رہے ہیں اسی طرح کرتے رہے۔ پھر جب آپ سیالکوٹ سے چلے گئے اور دعویٰ کیا تو اس وقت میں نے آپ کو مان لیا اس لیے کہ آپ کی جوانی کی زندگی بالکل پاک تھی اور قرآن مجید خدا سے سیکھا تھا۔‘‘

(الحکم 28 جولائی 1938ء صفحہ 3 کالم 1,2)

خود حضرت اقدس نے آپ کو اپنی ابتدائی زندگی کا گواہ ٹھہرایا ہے چنانچہ حضور اپنی کتاب لیکچر سیالکوٹ میں فرماتے ہیں:

’’میں اپنے اوائل زمانہ کی عمر میں سے ایک حصہ اس میں (سیالکوٹ میں۔ ناقل) گزار چکا ہوں اور شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں۔ میرے اس زمانہ کے دوست اور مخلص اس شہر میں ایک بزرگ ہیں یعنی حکیم حسام الدین صاحب جن کو اس وقت بھی مجھ سے بہت محبت رہی ہے، وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ وہ کیسا زمانہ تھا اور کیسی گمنامی کے گڑھے میں میرا وجود تھا...‘‘

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 243)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں:

’’میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی تو ابتداء دعوےٰ مسیحیت سے ہی بیعت میں داخل ہو گئے تھے مگر ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب جو بڑے طنطنہ کے آدمی تھے، وہ اعتقاد تو عمدہ رکھتے تھے مگر بیعت میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے وہ بڑے تھے اور سیالکوٹ کے زمانہ کے دوست بھی تھے۔ میر حامد شاہ صاحب ہمیشہ ان کو بیعت کے لئے کہتے رہتے تھے مگر وہ ٹال دیتے تھے، ان کو اپنی بڑائی کا بہت خیال تھا۔ ایک دفعہ شاہ صاحب ان کو قادیان لے آئے اور سب دوستوں نے ان پر زور دیا کہ جب آپ سب کچھ مانتے ہیں تو پھر بیعت بھی کیجیے۔ خیر انھوں نے مان لیا مگر یہ کہا کہ مَیں اپنی وضع کا آدمی ہوں، لوگوں کے سامنے بیعت نہ کروں گا، مجھ سے خفیہ بیعت لے لیں۔ میر حامد شاہ صاحب نے اسے ہی غنیمت سمجھا۔ حضرت صاحب سے ذکر کیا تو آپ نے منظور فرما لیا اور علیحدگی میں حکیم صاحب مرحوم کی بیعت لے لی۔‘‘

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 773 روایت نمبر 873)

حضرت اقدس نے اپنی کتاب نزول المسیح میں اپنی صداقت کے طور پر اپنی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا ہے جہاں پیشگوئی نمبر 60 بابت مقدمہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک میں اور پیشگوئی نمبر 121 بابت مولوی عبداللہ غزنوی صاحب کے گواہوں میں حضرت حکیم حسام الدین صاحب کا نام بھی درج فرمایا ہے۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 575,616)

اسی طرح حضرت اقدس کی عربی تصنیف ’’حمامۃ البشریٰ‘‘ میں حضور نے اپنے ایک مخلص عربی مرید حضرت محمد بن احمد المکی کے خط کا ذکر فرمایا ہے جس میں انھوں نے حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے نام بھی سلام بھجوایا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 174)

حضرت حکیم حسام الدین صاحب نے 1913ء میں وفات پائی، آپ کی وفات کا اعلان اخبار بدر میں اس طرح شائع ہے:

’’جناب حکیم حسام الدین صاحب کے متعلق سیالکوٹ سے وفات کی خبر آئی ہے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے پورانے دوست اور خادم تھے، اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ احباب دعائے مغفرت سے مرحوم کی امداد فرماویں‘‘۔

(بدر 21 اگست 1913ء صفحہ 3 کالم 3)

آپ کے تفصیلی حالات اخبار الفضل 5 ستمبر 2012ء میں شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت منشی حمید الدین صاحب آف لدھیانہ

حضرت منشی حمید الدین صاحب ولد شیخ بدرالدین صاحب تقریباً 1855ء میں موضع وہرہ تحصیل پھالیہ میں پیدا ہوئے۔ 1880ء میں محکمہ پولیس میں ملازم ہوئے اور ایک لمبا عرصہ اس محکمہ میں کام کیا۔ 1890ء میں حضرت اقدس کے دعاوی کا علم ہوا اور 1895ء میں حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی، آپ 313 کبار رفقاء مندرجہ ’’انجام آتھم‘‘ میں شامل تھے آپ کا نام اس فہرست میں 48ویں نمبر پر درج ہے۔

آپ نے 1913ء کے آغاز ہی میں وفات پائی۔

(اخبار بدر 30 جنوری 1913ء صفحہ 17 کالم 1)

حضرت قاضی آل محمد صاحب امروہی

حضرت قاضی آل محمد صاحب امروہہ کے رؤساء میں سے بارسوخ ممبر تھے۔ آپ ایک نیک اور سعید فطرت وجود تھے اور صاحب رؤیا و کشف تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کا انکشاف بھی بذریعہ رؤیا ہی ہوا جس کے بعد قادیان حاضر ہو کر حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے، آپ آخر 1901ء میں قادیان آئے اور 28 دسمبر 1901ء کو بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کی قادیان آمد کا ذکر اخبار الحکم میں یوں درج ہے:

’’اس ہفتہ میں جناب قاضی آل احمد صاحب رئیس امروہہ تشریف لائے۔ آپ امروہہ کے رؤسا میں سے بارسوخ ممبر ہیں، حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کے ساتھ بھی حال میں ایک قرابت کا سلسلہ خدا کے فضل سے قائم ہو گیا ہے۔ قاضی صاحب موصوف ایک دقیق الفہم اور نکتہ رس بزرگ ہیں، تھوڑے عرصہ میں حضرت مسیح موعود کے متعلق بہت سی کتابوں کو خوب غور سے پڑھا اور بصیرت کے ساتھ آپ کے دعاوی کو سمجھ لیا ہے۔ قاضی صاحب کا رسوخ اور اپنی پارٹی میں ایک وقار اور عزت ہمیں یقین دلاتی ہے کہ وہ اپنے شہر کے ہمعصروں اور ہم مرتبہ لوگوں پر بہت اچھا اثر ڈالیں گے‘‘۔

(الحکم 24 دسمبر 1901ء صفحہ 16 کالم 1)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنی ڈائری 28 دسمبر 1901ء میں تحریر فرماتے ہیں:

’’آج بعد نماز صبح و تلاوت قرآن ...... سیر کو گئے۔ ...... پھر اس کے بعد قاضی امروہی آ گئے، انھوں نے کہا کہ تحریک تو مجھ کو پہلے سے ہو گئی تھی یعنی مجھ کو رؤیا ہوا تھا کہ مرزا صاحب مجھ کو ...... دکھلائے گئے اور میں (نے) قدم بوس ہونا چاہا تو انھوں نے پاؤں ہٹا لیے۔ مگر پھر ایک بزرگ کی سفارش سے قدم بوس ہونے دیا اور کہا کہ آج بیعت بھی میں نے کی ہے‘‘۔

(رفقاء احمد جلد دوم صفحہ 933 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

دسمبر 1903ء میں آپ ایک مرتبہ پھر خدمت اقدس میں قادیان حاضر ہوئے، 20 دسمبر کو بوقت ظہر آپ نے حضور سے خدمت دین کی توفیق اور اسی راہ میں آنے والی موت کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے درخواست دعا کی، چنانچہ لکھا ہے:

’’حکیم آل محمد صاحب تشریف لائے اور حضرت اقدس سے نیاز حاصل کیا اور عرض کی کہ امروہہ میں میرا یہی کام رہا ہے کہ اس سلسلہ الٰہی کی (دعوت الی اللہ) کروں اور اسی خدمت میں میری جان نکل جاوے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

اس سے بڑھ کر اور کیا دینی خدمت ہوگی، مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہے مگر کیا عمدہ وہ موت ہے جو خدمت دین میں آوے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 484)

حضرت اقدس کی کتاب ’’حقیقۃ الوحی‘‘ جب شائع ہوئی تو اس کے مطالعہ سے سرور پاکر آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں مخلصانہ عریضہ لکھا:

’’از جانب خاکسار سراپا انکسار فقیر حقیر سید آل محمد خادم حضور پُرنور بعد سلام بصد ادب گزارش کرتا ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی تالیفِ حضور مولوی سید محمد احسن صاحب سے لے کر بغور تمام از اول تا آخر مطالعہ کی ہے۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ عجیب غریب پایا۔ جیسا کہ اس احقر کو خیال تھا کہ کوئی کتاب اس سلسلہ حقہ کی تائید میں ایسی ہونی چاہیے کہ جس میں مکذبین سلسلہ حقہ کا انجام اور... جس جس کو عقوبات مخالفت کرکے اور مامور من اللہ کا مقابلہ تحریری و تقریری کرکے اس دنیا ناپائیدار میں پہنچے ہیں، وہ بھی اس میں درج ہوگئے، کمال خواہش تھی سو الحمدللہ یہ میری خواہش خدائے قادر نے پوری کی، کمال طبیعت خوش ہوئی۔.....‘

(اخبار ’’بدر‘‘ 13 جون 1907ء صفحہ 3 کالم 2,3)

حضرت قاضی آل محمد صاحب نے دسمبر 1913ء میں وفات پائی، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’امروہہ کے مخلص قاضی سید آل محمد صاحب جو بہت غریب اور محبت سے بھرپور، 64,62 سالہ بزرگ تھے، قادیان آتے ہوئے ریل میں انتقال فرماگئے‘‘۔

(الفضل 31 دسمبر 1913ء صفحہ 1 کالم 3)

حضرت حافظ فتح الدین صاحب نمبردار مرار

حضرت حافظ فتح الدین صاحب مرار ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے، آپ نے 1897ء میں بیعت کی توفیق پائی:

53۔ حافظ فتح الدین نمبردار موضع مرار ڈاک خانہ دیال پور حال جالندھر

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 649)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنے ایک دورہ کی رپورٹ میں موضع مرار کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’مولوی فتح الدین صاحب اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے سبب جو ان کے شامل حال ہیں بہت ہی شکرگزار ہیں، فرماتے تھے کہ میں نے دین اور دنیا ہر دو سے حصہ وافر لیا ہے، دنیوی رنگ میں زمین، مکان، مال مویشی، کثرت اولاد جو میری خدمت گزار اور فرمانبردار اور نیک ہے سب کچھ مل گیا، دینی رنگ میں خدا تعالیٰ نے مسیح کی شناخت عطا کی اور سب سے بڑھ کر اس کا فضل یہ ہے کہ میرے ایک بیٹے کو اس سلسلہ کی خاص خدمات کی توفیق عطا کی‘‘۔

(بدر کیم جولائی 1909ء صفحہ 3 کالم 1,2)

آپ نے اپریل 1913ء میں وفات پائی، اخبار بدر نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے بزرگ والد حافظ میاں فتح الدین صاحب احمدی ہفتہ گزشتہ میں دار فانی کو چھوڑ گئے ہیں۔ مرحوم قرآن شریف کے حافظ، بہت نیک، دعاؤں میں مصروف رہنے والے تھے۔ اس پیرانہ سالی میں ہمت کرکے گاہے گاہے قادیان بھی آیا کرتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کی خدمات دینی میں مصروفیت کی ان کو خاص خوشی رہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے معقول زمینداری، بڑا کنبہ اور شریفانہ عزت عطا کی تھی۔ بہت عرصہ سے سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل تھے، فالحمدللہ۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس بزرگ دوست کی امداد دعائے مغفرت سے کریں‘‘۔

(بدر کیم مئی 1913ء صفحہ 6 کالم 1)

حضرت سید گلزار حسین صاحب

حضرت سید گلزار حسین صاحب شاہ پور کے رہنے والے تھے اور کاتب تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، 2 جون 1913ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

مکرم چوہدری صدرالدین صاحب

حضرت چوہدری صدر الدین صاحب قوم جالب کھوکھر زمیندار تھے اور ہمدردی رکھنے والے نیک بزرگ تھے، اسی نیکی کی وجہ سے ایک مرتبہ آپ نے چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کے نمبردار کے حق میں جھوٹی گواہی دینے سے انکار کردیا جس کے نتیجے میں اس نے آپ کو گاؤں سے نکال دیا۔

سب سے پہلے آپ کے بیٹے حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب نے 1905ء میں حضرت اقدس کی بیعت کی، جس پر اُن کی بہت مخالفت ہوئی اس مخالفت میں خود مکرم چوہدری بدر الدین صاحب بھی شامل تھے۔ ایک دن آپ کی اہلیہ محترمہ نے آپ سے کہا کہ آپ میرے بیٹے (مراد حضرت مولانا ابراہیم بقاپوری صاحب) کو کیوں برا کہتے ہیں، وہ پہلے سے زیادہ نمازی ہے۔ آپ نے کہا کہ مرزا صاحب کو جن کا دعویٰ امام مہدی ہونے کا ہے مان لیا ہے۔ آپ کی اہلیہ نے کہا کہ امام مہدی کے معنے ہدایت یافتہ لوگوں کے امام کے ہیں، ان کے ماننے سے میرے بیٹے کو زیادہ ہدایت نصیب ہوگئی ہے جس کا ثبوت اس کے عمل سے ظاہر ہے اور اپنی بیعت کا خط لکھنے کو کہا۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب دیگر گھر والوں کو بھی دعوت الی اللہ کرنے میں مصروف رہے جس کے نتیجے میں بالآخر ایک سال کے اندر ہی اُن کے والد یعنی محترم چوہدری صدرالدین صاحب نے بھی بیعت کرلی۔

(رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 224 از ملک صلاح الدین صاحب)

اس بات کا علم نہیں ہوسکا کہ مکرم چوہدری صدرالدین صاحب نے حضرت اقدس کی زیارت کی تھی یا نہیں۔ آپ نے بھی شروع 1913ء میں وفات پائی۔

(اخبار بدر 30 جنوری 1913ء صفحہ 17 کالم 1)

حضرت ظہور النساء بیگم صاحبہ زوجہ حضرت میاں وزیر خان صاحب

حضرت ظہور النساء بیگم صاحبہ ہندوستان کے شمال مشرقی حصہ میں واقع ریاست منی پور کی رہنے والی تھیں اور ہندوؤں سے احمدی ہوئی تھیں۔ 1896ء میں آپ کی شادی حضرت میاں وزیر خان صاحب (ولادت: 1867ء - بیعت: 1892ء - وفات: 26 فروری 1941ء مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) سے ہوئی، حضرت مولوی غلام امام صاحب کے از تین صد تیرہ کبار رفقاء نے نکاح پڑھایا۔ بعد ازاں آپ اپنے خاوند کے ہمراہ ان کے آبائی گاؤں بلب گڑھ ضلع فرید آباد (ہریانہ۔ بھارت) آگئیں، آپ کا ایک بیٹا مسمّی عبدالحی پیدا ہوا لیکن بچپن میں فوت ہوکر وہیں دفن ہوا۔ آپ پھر اپنے خاوند کے ہمراہ قادیان آگئیں یہاں ’’الدار‘‘ میں خدمت کی بھی توفیق پائی۔

آپ کے متعلق حضرت اقدس کی قبولیت دعا کا نشان بیان کرتے ہوئے آپ کے خاوند حضرت میاں وزیر خان صاحب بیان کرتے ہیں:

(3) تیسرا نشان یہ ہے کہ میں کسی وجہ سے نہ معلوم ناراضگی یا ظہور النساء کی خواہش کے مطابق اس کو لے کر اس کے وطن منی پور پہنچانے کے واسطے روانہ ہوا اتفاقاً یہ وہ دن تھا جس وقت پہلے سٹرائیک ہوتی ہے، جس گاڑی میں ہم سوار تھے وہ دیر سے کوئل جنکشن پہنچی اور کلکتہ کی ڈاک تیار تھی میں نے ظہور النساء کو مع سامان کے جلدی سے ریل میں سوار کرادیا اور جب میں چڑھنے لگا تو لوگوں نے دھکا دے کر نیچے اتار دیا اور گاڑی چلی گئی کتنے ہی دن تک میں ہر روز کوئل میں ہر ایک گاڑی دیکھتا تھا کہ کہیں سے واپس آئے یہ واقعات میں نے حضرت صاحب کو لکھ کر تمام حالات درج کرکے بھیج دیے۔ نہ مجھے معلوم تھا کہ وہ کہاں ہیں نہ وہ جانتی تھی کہ میں کدھر رہ گیا، پھر ایک ہفتہ یا اسی کے قریب گزرا کہ اس نے یعنی ظہور النساء نے ایک خط میرے مکان پر دہلی میرے بہنوئی کے پاس لکھا اور اپنا تمام پتہ لکھ دیا کیونکہ وہ جس روز مجھ سے علیحدہ ہوکر گئی سیدھی کلکتہ چلی گئی اور اس وقت تک ریل میں بیٹھی رہی کہ گاڑی خالی کرکے وہ لوگ جہاں گاڑی کی جگہ تھی وہاں لے جانے لگے وہ میرے انتظار میں رہی کہ شاید ابھی آجائے تو ریل میں سے اتر کر نیچے جاؤں، خیر پھر اس کو تار کر سٹیشن پر بٹھادیا گیا وہ شام تک بیٹھی رہی شام کو ایک ریلوے کا ملازم اسے اپنے گھر لے گیا وہ وہاں رہی، روز روتی رہی کہ اس کے پاس صرف ایک قرآن ہے ایک مصلّٰی ہے اور کچھ نہیں ہے اور ٹکٹ بھی دونوں میرے پاس تھے۔ ایک تار مجھے دہلی سے گیا کہ فلاں شخص کے گھر میں کلکتہ میں تمہاری بیوی ظہور النساء ہے اسے لے آؤ اور انھوں نے روپیہ گھر سے بھیج دیا۔

اب تعجب یہ ہے کہ جس روز میں یہاں سے یعنی کوئل سے کلکتہ کو سوار ہوا اسی روز رات کو ظہور النساء کلکتہ سے دہلی روانہ ہوگئی مگر ریلوے ملازم نے گاڑی کا نمبر وغیرہ لکھا ہوا تھا دوسرے روز کلکتہ پہنچا اور اس کو نہ پایا افسوس ہوا پھر سو گیا اور واپسی تار دیا کہ فلاں گاڑی سے ظہور النساء آرہی ہے تم اسے اتار کر مجھے واپس تار دو کہ پہنچ گئی ہے تب میں یہاں سے روانہ ہوں گا۔ میں سو رہا تھا کہ مجھے گھر کا تار ملا کہ ظہور النساء آگئی ہے چلے آؤ پھر میں کلکتہ سے دہلی واپس آگیا۔ یہ حضرت صاحب کی دعا کا

بے کسی کی دعا

سفر طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے ایک باغ میں پناہ لی اور یہ دعا کی۔

اے میرے رب میں اپنے ضعف قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بیکسوں کا تو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے.......... میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا اور انسان کو دنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 ص 420 باب سعی)

نتیجہ تھا اس کے بعد میں ایک دفعہ جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ملا تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضور سے عرض بھی کی تھی کہ اس بیچارہ کی بیوی چلی گئی ہے حضور دعا فرمائیں‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 صفحہ 360-358)

حضرت ظہور النساء صاحبہ نے 18 جولائی 1913ء کو بعمر 33 سال قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت قاضی امیر حسین صاحب بھیروی

حضرت سکینہ بیگم صاحبہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مشہور رفیق حضرت قاضی امیر حسین بھیروی صاحب کی اہلیہ تھیں اور خود بھی حضرت اقدس کی بیعت وزیارت سے مشرف تھیں۔ حضرت سکینہ بیگم صاحبہ نے 10 جولائی 1913ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت جانوں بی بی صاحبہ زوجہ حضرت میاں اللہ بخش صاحب بنگہ

اسی سال وفات پانے والوں میں ایک مخلص خاتون محترمہ جانوں بی بی صاحبہ بھی تھیں، آپ موصیہ تھیں، میت تو قادیان نہ پہنچ سکی لیکن یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔ آپ کی وفات پر اخبار الحکم نے لکھا:

’’ہمارے مکرم اور مخلص بھائی میاں اللہ بخش احمدی ساکن بنگہ ضلع جالندھر کی اہلیہ مسماۃ جانوں 10 فروری 1913ء کو حالت زچگی میں فوت ہوگئی۔ مرحومہ نہایت دیندار، صابرہ، صالحہ، متقیہ تھی، الوصیت کے ماتحت مرحومہ نے وصیت کی ہوئی تھی اور مرنے سے پہلے وصیت کے موافق زیور دے دیا۔ آخری کلمہ جس پر مرحومہ نے جان دی یہ تھا استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ و اتوب الیہ......‘‘

(الحکم 21/28 فروری 1913ء صفحہ 11 کالم 3)

حضرت امیر بی بی صاحبہ والدہ حضرت مرزا اسماعیل بیگ صاحب

حضرت مرزا اسماعیل بیگ صاحب (وفات 27 اکتوبر 1935ء) قادیان کے ہی رہنے والے تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود کے پرانے خدمت گزاروں میں سے تھے، آپ کو ماموریت سے قبل ہی حضرت اقدس کے ساتھ تعلق خدمت باندھنے کی توفیق ملی۔ آپ کی والدہ حضرت امیر بی بی صاحبہ بھی سلسلہ بیعت میں شامل تھیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں 11 نومبر 1913ء کو تقریباً 80 سال کی عمر میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

ان بزرگ وجودوں کے علاوہ محترم محمد الدین صاحب ضلع گجرات، محترمہ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ شیخ چراغ دین صاحب، محترم نتھو صاحب ضلع گورداسپور، مکرم شریف احمد صاحب ابن حضرت جمال الدین سیکھوانی صاحب، محترمہ صالحہ بی بی صاحبہ بنت حضرت خیر الدین سیکھوانی صاحب نے بھی اسی سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے

مرتبہ: مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

دینی تعلیمات حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں

باہمی اتحاد و یگانگت، محبت، ہمدردی اور اخوت

جیسے رِفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو

تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو! نہ ہونا سست اس میں زینہار

(حضرت مسیح موعود)

خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم الشان نعمت ’’باہمی اتحاد و محبت‘‘ ہے وہ لوگ جو کہ ایک دوسرے کی جانوں کے دشمن ہوتے ہیں اور اس دشمنی کو نسل در نسل زندہ رکھنے والے ہوتے ہیں خدا کے مامور کو مان کر سراپا محبت ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ جو کہ کسی کی جان لینے کے در پے ہوتے ہیں ایمان کے بعد وہی لوگ اس کے محافظ بن جاتے ہیں اور آگ کے گڑھے سے جنت کے وارث بن جاتے ہیں۔

چنانچہ اسی بات کا ذکر خدا تعالیٰ سورۃ الِ عمران میں یوں فرماتا ہے۔

’’اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔‘‘

(آلِ عمران: 104)

باہمی اتحاد و محبت کے بغیر صحیح اتفاق پیدا نہیں ہو سکتا اور محبت ایمان کا لازمی نتیجہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ سورۃ الانفال میں فرماتا ہے۔

’’اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور اگر تو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان کے دلوں کو باہم باندھا ہے۔ وہ یقیناً کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔‘‘

(الانفال: 64)

دین حق اسی لئے دینی معاشرہ کے ایک ایک فرد کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

’’مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں‘‘ (الحجرات: 11)

چنانچہ جس طرح ہم اپنے سگے بھائی سے ہمدردی کرتے ہیں اسی طرح دینی معاشرے کا ہر فرد ہماری محبت اور ہمدردی کا حق دار ہے۔ اور یہی باہمی اتحاد و محبت کا پیغام ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصفیٰ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو دیا اور ہر طرح کی عملی کوشش بھی فرمائی کہ یہ اتحاد و محبت قائم رہے۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جب ہجرت مدینہ فرمائی تو وہ لوگ جو کہ مہاجر تھے بے سروسامان تھے لیکن ان کے انصار بھائیوں نے ان کی دل کھول کر مدد کی اور بھائیوں سے بڑھ کر حسن سلوک سے پیش آئے لیکن آنحضور ﷺ نے اس محبت و اتحاد کو اور گہرا اور مضبوط کرنے کے لئے انصار اور مہاجرین میں مواخات کروائی۔ چنانچہ آپؐ نے تمام انصار و مہاجرین کو انس بن مالکؓ کے مکان پر جمع فرمایا اور کم و بیش 90 اشخاص کے درمیان باقاعدہ رشتہ اخوت قائم فرمایا اور پھر انصار نے مہاجرین کے لئے محبت کا وہ نمونہ دکھایا کہ جو کہ حقیقی اخوت کی اعلیٰ مثال ہے اور تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے محروم ہے۔

انصار نے یہ تجویز پیش کی کہ ہماری جائیدادوں کو ہمارے مہاجر بھائیوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے اور پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن الربیع کے انصاری بھائی بنے تھے سعد نے گھر کا سارا مال گن گن کر رکھ دیا اور جوش محبت میں یہاں تک کہہ ڈالا کہ میری دو بیویاں ہیں ایک کو میں طلاق دے دیتا ہوں عدت کے گزرنے کے بعد تم اس سے شادی کر لینا یہ جوشِ محبت تھا ورنہ دونوں جانتے تھے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

(مخلص از سیرت خاتم النبیّین صفحہ نمبر 276 مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم۔اے)

نبی کریم ﷺ نے باہمی اتحاد و محبت کا درس اپنے اصحاب کو دیا جیسا کہ

’’حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے بھی وہی چیز پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے یعنی اگر اپنے لئے آرام، سکھ اور بھلائی چاہتا ہے تو دوسرے کے لئے بھی یہی چاہے۔‘‘

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لِاَخیہ مایحب لنفسہٖ)

ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے اس محبت و پیار کو سایہ رحمت خداوندی کے حصول کا ذریعہ بھی بتایا جیسا کہ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

’’اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جب کہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔‘‘

(مسلم کتاب البرو الصلۃ باب فی فضل الحب فی اللّٰہ)

حضرت مقداد بن معدی کربؓ بیان کرتے

ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

"جب ایک آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اپنے بھائی کو یہ بتا بھی دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔"

(ترمذی ابواب الزھد باب اعلام الحب)

ایک دفعہ آپ نے محبت واتحاد کو خدا کی تین پسندیدہ چیزوں میں گنوایا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین ناپسند، اسے پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اتفاق واتحاد سے رہو اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو اور اسے ناپسند ہے قیل و قال یعنی حجت بازی، کثرتِ سوالات اور مال ضائع کرنا اور اس کا بے جا خرچ کرنا۔

(مسلم کتاب الاقضیۃ باب النہی عن کثرت المسائل من غیر حاجۃ)

پھر آپؐ نے مسلمانوں کو آپس میں جھگڑنے سے منع بھی فرمایا جیسا کہ

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے بے ہودہ تحقیر آمیز مذاق کرو اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کرسکو یعنی جھوٹے وعدے نہ کیا کرو۔"

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی المراء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں یعنی اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حملہ کرتا ہے تو حملہ آور مسلمان نہیں رہتا۔

(ابن ماجہ ابواب الحدود)

آپؐ نے جو مومن کی مثال بیان فرمائی اس کے متعلق ایک روایت میں آتا ہے حضرت عامر کہتے ہیں کہ میں نے نعمانؓ بن بشیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت رسول ﷺ نے فرمایا تو مومنوں کو ان کے آپس کے رحم، محبت اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے۔ تو سارا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب۔ باب رحمۃ الناس و البھائم)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تقویت پہنچا رہا ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں خوب اچھی طرح سے پیوست کرکے (یوں بنا کر) بتایا کہ ایک حصہ دوسرے کے لئے اس طرح تقویت کا باعث ہوتا ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصلوۃ، باب تشبیک الاصابع فی الید)

حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی اپنے آقا کی پیروی میں اتحاد و محبت کا درس دیا ہے حضرت مسیح موعود نے جو دس شرائط بیعت تحریر فرمائی ہیں ان میں سے شرط نمبر 4 یہ ہے۔

"یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور (۔) کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہوگے...... میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی کنتم اعداء ......(ال عمران:104) یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں...... میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے رعونت ہے خود پسندی ہے اور جذبات ہیں...... ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کردوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پاسکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا ایسا شخص جو میری جماعت میں ہوکر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے...... پس ڈرو، میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

پھر ایک اور موقعہ پر فرمایا

"مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لیوے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔"

(ملفوظات جلد3، صفحہ 590)

پھر فرمایا "دیکھو وہ جماعت، جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں۔ تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور اُن کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں...... ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں...... میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے، تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا، بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے، حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے، محبت کرے اور اُسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہوکر ایک دوسرے کے جوارح (یعنی اعضاء) ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد2، صفحہ 265-264)

پھر حضرت مسیح موعود اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی تعلیمات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"سو تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہوکر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔

نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-12)

ایک عجیب نظارہ

حضرت مصلح موعود نے ایک رویا میں کچھ نظارہ دیکھا جو ہم سب کو اپنے اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

جس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"آج صبح نماز کے بعد...... میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا...... میں دیکھتا ہوں کچھ لوگ ہیں جماعت کے، جو گروہ در گروہ کھڑے ہیں ......اور آپس میں متفرق باتوں میں مشغول ہیں...... اتنے میں حضرت مسیح موعود اس جگہ تشریف لے آئے اور آپ ان لوگوں سے کہتے ہیں تم کن باتوں میں لگے ہو، کیا چھوٹی چھوٹی باتوں میں مشغول ہو، کیسے چھوٹے چھوٹے اختلافات میں پڑے ہو تم نہیں دیکھتے دین کی کیا حالت ہے اور دین کتنے بڑے خطرے میں ہے اس خطرے کو دیکھتے ہوئے تم کس طرح ایسی باتوں میں مشغول ہو...... اس وقت حضرت مسیح موعود کی حالت یوں معلوم ہوتی ہے جیسے کسی ایسی ماں کی حالت ہو جس کا بچہ بھوک اور پیاس سے تڑپ رہا ہو...... آپ کبھی ادھر دوڑتے جاتے ہیں کبھی ادھر۔ کبھی ایک جماعت کو دھکے دے کر جگاتے ہیں کبھی دوسری کو، کبھی تیسری کی طرف جاتے ہیں اور کبھی چوتھی کی طرف۔ کہ تم کن باتوں میں پڑے ہو دین کی حالت دیکھو...... اس سارے نظارے کا مجھ پر اس قدر اثر ہوتا ہے کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔"

(رویا، کشوف سیدنا محمود، صفحہ 62-61)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی تعلیمات، رسول ﷺ کے فرمودات اور حضرت اقدس مسیح موعود کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے آپس میں محبت و پیار قائم رکھنے والے بنائے اور ایسے وجود بنائے جن کی مثال آنحضور ﷺ نے عمارت سے دی ہے۔ اور بلاشبہ آپس میں محبت و پیار کی بے انتہا ضرورت ہے جس کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے فرمایا۔

"آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 23 اپریل 2010ء، شائع کردہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، صفحہ 13)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نفسا نفسی کے دور میں اپنے درمیان اتحاد و محبت ہر صورت میں برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور بلاشبہ اگر انسان کے دل میں محبت و اتحاد کا جذبہ ہو تو انسان ہر قسم کے فتنے و فساد سے بچ کے نکل سکتا ہے اور دوسرے کے دل کو جیت سکتا ہے۔

جیسا کہ امام الزماں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

دیکھ لو میل و محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کو شکار
کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشتِ خار
اس کے پانے کا یہی اے دوستو اِک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائے گا زر بے شمار

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نصیر احمد کھرل صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ فیض آباد ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محمد طلحہ ولد مکرم نعیم احمد صاحب جماعت فیض آباد ضلع میر پور خاص نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے جو مکرم چوہدری سعید احمد صاحب کا نواسہ اور مکرم منیر احمد صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ مورخہ 5 جولائی 2013ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم سعید احمد صاحب صدر فیض آباد نے قرآن کریم سنا اور مکرم نعمان احمد نیئر صاحب معلم سلسلہ نے آخر پر دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم نعمان احمد نیئر صاحب معلم سلسلہ کو ملی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے قرآن پڑھنا مبارک کرے اور اس کی تعلیمات کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا محمد قاسم صاحب دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم رانا محمد طارق صاحب کارکن روزنامہ الفضل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16 ستمبر 2013ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام رانا طیب آفتاب تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا بنیامین صاحب مرحوم دارالعلوم جنوبی احد ربوہ کا پوتا اور مکرم مشتاق احمد سراء صاحب بشیر آباد ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا کرے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم راجہ محمد فاضل صاحب کارکن شعبہ مال خدام الاحمدیہ پاکستان گزشتہ چند دن سے فضل عمر ہسپتال میں شوگر اور بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے داخل رہے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھر آ گئے ہیں طبیعت میں کچھ بہتری ہے۔

نیز مکرم لطیف احمد طاہر صاحب کارکن شعبہ اشاعت کی طبیعت بھی کچھ خراب رہتی ہے۔ علاج جاری ہے۔ ہر دو کارکنان کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے خاص فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ناصر ایلیمنٹری سکول

بھلیر ضلع قصور کا اجراء

اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے اور حضور انور کی خصوصی راہنمائی میں نظارت تعلیم فروغ تعلیم کے سلسلہ میں تعلیمی منصوبہ پر عمل کر رہی ہے۔ بیرون از ربوہ سکولز کا اجراء جاری ہے۔

بھلیر گاؤں قصور سے پتوکی جاتے ہوئے پختہ سڑک سے ڈیڑھ کلومیٹر پر واقع ہے۔ یہ گاؤں 100 گھرانوں پر مشتمل ہے جس میں 25 سے زائد احمدی گھرانے ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے نرسری سے پنجم تک ناصر ایلیمنٹری سکول کے نام سے سکول جاری کیا گیا ہے جس کے لئے مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب حال ربوہ نے اپنا گھر 5 سال کے لئے سکول کے نام وقف کر دیا جس میں دو کمرے نلکا اور واش روم ہیں۔ اسی طرح ایک بزرگ خاتون نے دس مرلہ زمین سکول کیلئے دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔

22 ستمبر 2013ء کو ایک بجے سکول کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا جو تلاوت قرآن کریم سے ہوا مکرم شیخ محمد یوسف صاحب امیر ضلع قصور نے تعلیم کی افادیت کے متعلق نصائح فرمائیں بعد ازاں مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے تقریر کی۔

اس افتتاحی تقریب کے وقت 44 بچے بچیاں باقاعدہ سکول میں داخل ہو چکے ہیں اور داخلہ جاری ہے گاؤں کے 20 سے زائد افراد بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ تمام بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے سکول کا اجراء بابرکت فرمائے اور علم کے نور سے منور کرنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

داخلہ بی اے، بی ایس سی

(نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصرت جہاں گرلز کالج کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے بی اے بی ایس سی اور بی کام کے لئے ہو چکا ہے۔ نیز کالج میں سال 15-2013 کے سیشن کے لئے داخلہ جات کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔

1۔ داخلہ فارم کالج فیس آفس سے صبح 8 بجے سے شام 5 بجے تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

2۔ تھرڈ ائیر کے نئے داخلہ جات کیلئے فارم مورخہ 30 ستمبر 2013ء تک جمع کئے جائیں گے۔

3۔ انٹری ٹیسٹ کیلئے سلیبس اور انٹرویو کیلئے شیڈیول کالج نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی گئی ہے۔

4۔ مزید معلومات کیلئے کالج آفس سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

داخلہ بی اے، بی ایس سی

(نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظارت تعلیم کے تحت ربوہ میں طلباء کیلئے بی اے بی ایس سی کی کلاسز کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاسز نصرت جہاں کالج بوائز دارالنصر غربی میں شروع کی جا رہی ہیں۔ ان کے داخلہ جات کا آغاز ہو چکا ہے۔

خواہشمند طلباء داخلہ فارم اور آفر کئے جانے والے مضامین کی تفصیل کالج آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ فارم کالج آفس سے صبح 8 بجے سے شام 5 بجے تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

داخلہ اور انٹرویو کے شیڈیول کالج نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔"

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

"یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔"

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔"

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

☆......☆......☆

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رندصاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے رحیم یار خان کے ضلع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت، صدران جماعت، اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28 ستمبر 2013ء

1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:45 am	حضور انور کا یو ایس اے کانگریس میں خطاب
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
8:20 am	دینی وفقہی مسائل
11:55 am	جلسہ سالانہ جرمنی 24 / اگست 2008ء
1:55 pm	سوال وجواب 8 جولائی 1995ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
9:15 pm	راہ ہدیٰ Live
11:35 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29 ستمبر 2013ء

2:00 am	راہ ہدیٰ
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
6:20 am	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
11:50 am	گلشن وقف نو 3 / اپریل 2011ء
2:00 pm	سوال وجواب 4 دسمبر 1999ء
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
11:20 pm	گلشن وقف نو

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا -/14000 روپے
قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب صدر جماعت داتا زید کا تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد گرامی مکرم چوہدری غلام احمد باجوہ صاحب بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں چند دن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر منتقل ہو گئے ہیں کمزوری زیادہ ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆............☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 28 ستمبر

طلوع فجر	4:38
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:00

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

زکریا سٹیل
لاہور
سی۔آر۔سی۔جی پی
ڈیلر۔
ای جی اور کلر شیٹ
Tel: 042-37650510, 37658876, 27658938, 37667414
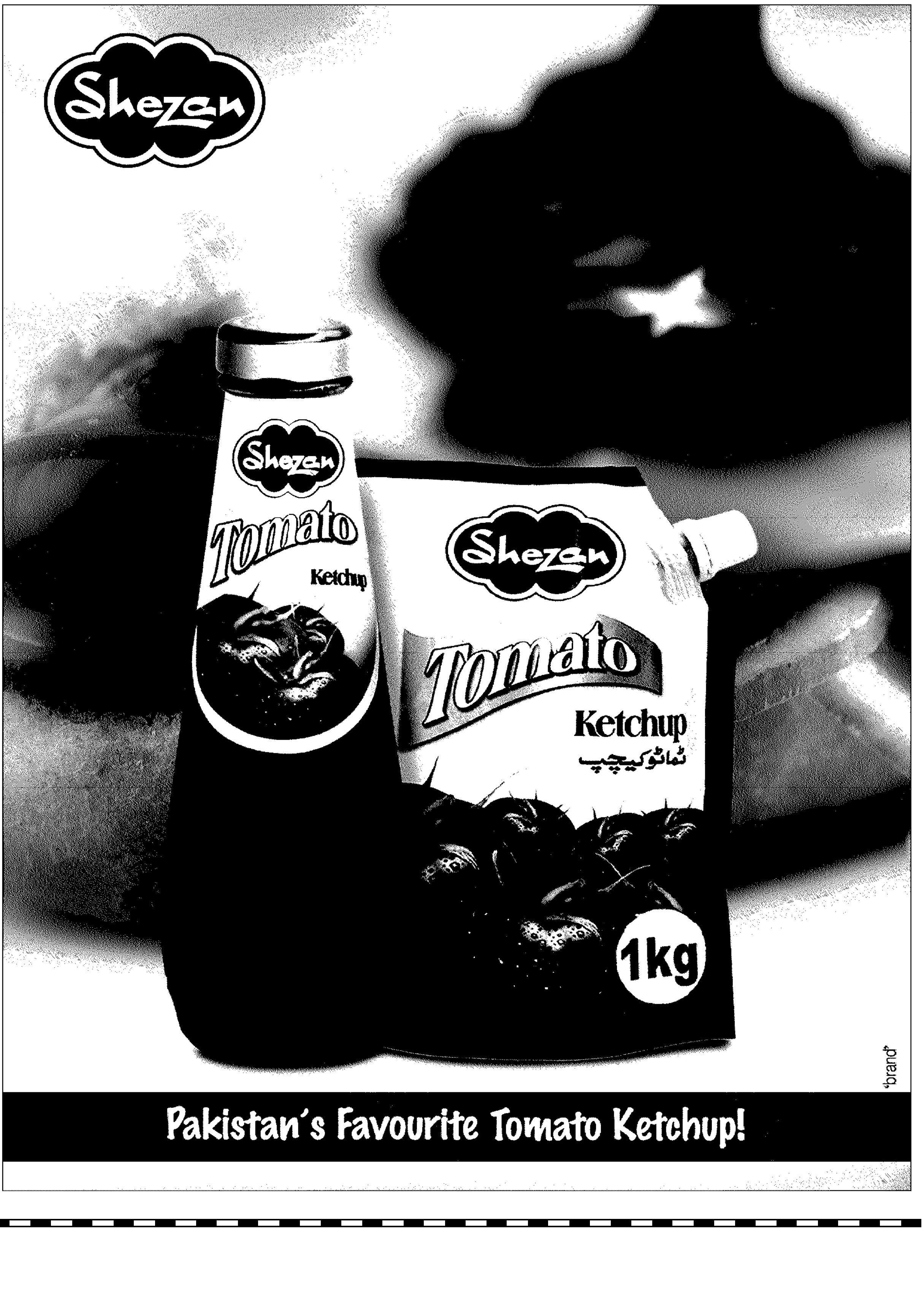
FR-10